امام اعظمؒ غیروں کی نظر میں

از

حضرت مولانا

مناظر اسلام

محمد امین صفدر صاحب اکاڑویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام اعظمؒ.......... غیروں کی نظر میں

مولانا دائود غزنویؒ فرماتے ہیں ''ایک عجیب بات ہے کہ اہل حدیث عموماً نہایت متشدّد ہوتے ہیں ۔تھوڑی سی بات پر سخت نقطہ نکتہ چینی کے خوگر ہوتے ہیں (داؤد غزنوی ص ۱۸)

یہی وہ نفسیات ہے جس پر قرآن پاک نے وَیل '' لِکل همزة لّمَزَة فرمایا ہے اور ولا تطع کل حلاف (الایته)

(۲) مولانا داؤد غزنویؒ فرماتے ہیں ۔''ائمہ دین نے جو دین کی خدمت کی ہے ۔امّت قیامت تک ان کے احسان عہدہ برآ نہیں ہوسکتی ، ہمارے نزدیک ائمہ دین کیلیئے جو شخص سوء ظن رکھتا ہے اسکی شقاوت قلبی کی علامت ہے اور میرے نزدیک اسکے سوء خاتمہ کا خوف ہے۔ ہمارے نزدیک ائمہ دین کی ہدایت ودرایت پر امت کا اجماع ہے۔(داؤد غزنوی ص ۳۷۳)

(۳) ______ ائمہ کرام کا ان (مولانا غزنوی) کے دل میں انتہائی احترام تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا اسم گرامی بیحد عزت سے لیتے ایک دن میں (مولانا محمد اسحاق) انکی خدمت میں حاضر تھا۔ جماعت اھل حدیث کی تنظیم کے متعلق گفتگو شروع ہوئی بڑے دردناک لہجہ میں فرمایا ''مولوی اسحاق جماعت اھل حدیث تو حضرۃ امام ابوحنیفہؒ کی روحانی دؤبد دعا لیکر بیٹھ گئی ہے۔ ہر شخص ابوحنیفہ، ابوحنیفہ کہہ رہا ہے کوئی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ کہہ دیتا ہے پھر انکے بارے میں انکی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین

حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ۔اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں ستره حدیثوں کا عالم گردانتا ہے۔جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارہ میں یہ نقطہء نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یکجہتی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے۔یا غربة العلم انما اشكو بثي وحزني الى الله (داؤد غزنوی ص ۱۳۷)

(۴)______ حضرت مفتی حسن نے ایک بار مولانا عبد الجبار غزنویؒ کی ولایت کا ایک واقعہ سنایا وہ یوں تھا کہ امرتسر میں ایک محلّہ تیلیاں تھا جس میں اہل حدیث حضرات کی اکثریت تھی وہاں عبد العلی نامی ایک مولوی امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے تھے وہ مدرسہ غزنویہ میں مولانا عبد الجبار غزنوی سے پڑھا کرتے تھے ایک بار مولوی عبد العلی نی کہا کہ ابوحنیفہ سے تو میں اچھا ہوں اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف ستره حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں اس بات کی اطلاع مولانا عبد الجبار کو پہنچی ، وہ بزرگوں کا نہایت ادب واحترام کیا کرتے تھے انہوں نے یہ بات سنی تو چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا انہوں نے حکم دیا اس نالائق (عبد العلی) کو مدرسے سے نکال دو وہ طالبعلم مدرسے سے نکالا گیا تو مولانا عبد الجبار غزنوی نے فرمایا ”مجھے ایسا لگتا ہے یہ شخص عنقریب مرتد ہو جائے گا۔“ مفتی محمد حسن راوی ہیں کہ ایک ہفتہ نا گذرا تھا کہ وہ شخص مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے نکال دیا ۔اس واقعہ کے بعد کسی نے مولانا عبد الجبار غزنویؒ سے سوال کیا حضرت آپ کو یہ علم کیسے ہو گیا تھا کہ وہ عنقریب کافر ہو جائے گا؟ فرمانے لگے کہ جسوقت اسکی گستاخی کی اطلاع ملی اس وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی کہ من عادیٰ

لی ولیاً فقد اذنته باء لحرب (حدیث قدسی) جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میں اسکے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں ۔ میری نظر میں امام ابوحنیفہؒ ولی اللہ تھے۔ جب اللہ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز کو چھینتا ہے اس لئے ایسے شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا (داؤد غزنوی ص ۱۹۲،۱۹۱)

(۵) نوٹ۔ اسطرح امرتسر میں سب سے پہلے عمل بالحدیث شروع کرنے والے حافظ محمد یوسف ڈپٹی کلکٹر پنشنر مرزا غلام احمد قادیانی کے مئو ید وحامی بن گئے۔ (اشاعۃ السنۃ ص ۱۱۴۔ ج ۲۱)

(۶) مولانا محبوب احمد صاحب امرتسری لکھتے ہیں ”جہاں تک مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ امرتسر و گرد نواح کیا میں جسقدر مرتد عیسائی ہیں یہ پہلے غیر مقلد ہی تھے ۔ (الکتاب المجید ص ۸)

(۷) مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کے دل میں بھی امام اعظمؒ کے بارے میں کچھ غبار آ گیا تھا، خود لکھتے ہیں (میں نے) حضرت امام صاحبؒ کے متعلق تحقیقات شروع کی تو مختلف کتب کی ورق گردانی اسے میرے دل پر کچھ غبار آ گیا جس کا اثر بیرونی طور پر یہ ہوا کہ دن دوپہر کے وقت جب سورج پوری طرح روشن تھا۔ یکا یک میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا گویا ظلمات بعضھا فوق بعض کا نظارہ ہو گیا معاً خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ یہ حضرت امام صاحبؒ سے بدظنی کا نتیجہ ہے اس سے استغفار کرو۔ میں نے کلمات دہرانے شروع کیے وہ اندھیرے فوراً کافور ہو گئے اور

ان کی بجائے ایسا نور چمکا کہ اس نے دوپہر کی روشنی کو مات کر دیا۔ اسوقت سے میری حضرت امام صاحبؒ سے حسن عقیدت اور زیادہ بڑھ گئی اور میں ان شخصوں سے جن کو حضرت امام صاحب سے حسن عقیدت نہیں ہے کہا کرتا ہوں کہ میری اور آپ کی مثال اس آیت کی مثال ہے کہ حق تعالیٰ نے منکرین معارج قدسیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے فرماتا ہے افتمارونہ علی مایریٰ میں نے جو کچھ عالم بیداری اور ہشیاری میں دیکھ لیا اسمیں مجھ سے جھگڑا کرنا بے سود ہے ھذا واللہ ولی الھدایہ **خاتمۃ الکلام** اب میں اس مضمون کو ان کلمات پر ختم کرتا ہوں اور اپنے ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگان دین سے خصوصاً ائمہ متبوعین سے حسن ظن رکھیں اور گستاخی اور بے ادبی سے پرہیز کریں کیونکہ اسکا نتیجہ ہر دو جہاں میں موجب خسران ونقصان ہے۔ نسئل اللہ الکریم حسن الظن والتاءدب مع الصالحین ونعوذ باللہ العظیم من سوء الظن بھم فانہ عرق الرفض والخروج وعلامۃ المارقین والنعم ماقیل

از خدا خواہیم توفیق ادب، بے ادب محروم شد از لطف رب

(تاریخ اہلحدیث ص ۷۹)

(۸)___ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے مجھ سے بیان کیا کہ جن ایام میں کانپور میں مولانا احمد حسن صاحب کانپوری علم منطق کی تحصیل کرتا تھا۔ اختلاف مذاق و مشرب کے سبب سے احناف سے میری گفتگو رہتی تھی ان لوگوں نے مجھ پر یہ الزام تھوپا کہ تم اہلحدیث لوگ ائمہ دین کے حق

میں بے ادبی کرتے ہو میں نے اسکے متعلق حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی یعنی شیخ الکل حضرت سید نذیر حسین صاحب مرحوم سے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں کہا کہ ہم ایسے شخص کو جو ائمہ دین کہ حق میں بے ادبی کرے چھوٹا رافضی جانتے ہیں ۔علاوہ بریں میاں صاحب مرحوم معیار الحق میں امام صاحبؒ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں اما منا وسیدنا ابو حنیفه النعمان افاض الله علیه شابیب العفو والغفران ۔نیز فرماتے ہیں ان (امام صاحبؒ) کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیز گار ہونا کافی ہے اُن کے فضائل میں اور آیت کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم زینت بخش مراتب ان کے لیے ہے۔ (حاشیہ تاریخ اہلحدیث ص ۸۰)

(۹) ـــــــ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں ''ہر چند کہ میں سخت گنہگار ہوں ،لیکن یہ ایمان رکھتا ہوں اور اپنے صالح اساتذہ جناب عبدالمنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی کی صحبت و تلقین سے یہ بات یقین کے رتبے پہنچ چکی ہے کہ بزگان دین خصوصاً حضرات ائمہ متبوعین سے حسن عقیدت نزول برکات کا ذریعہ ہے۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۷۹)

(۱۰) ـــــــ مولانا محمد ابراہیم صاحب حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی کے متعلق لکھتے ہیں'' آپ ائمہ دین کا بہت ادب کرتے تھے چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ائمہ دین خصوصاً امام ابو حنیفہؒ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔(تاریخ اہلحدیث ۴۲۸)

(۱۱) ـــــــ نعیم بن حماد خزاعی امام بخاریؒ کے اساتذہ میں ہیں۔ وضع کتاباً فی الرد

علی الحنفیہ جس نے حنفیوں کے رد میں کئی کتابیں تصنیف کیں۔ یہ شخص امام صاحب کے حسد میں یہاں تک بڑھ گیا تھا کہ جھوٹی حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا اور امام صاحب کی عیب گوئی میں جھوٹی حکایتیں بھی گھڑ لیتا جو سب کے سب جھوٹ ہیں۔ (میزان الاعتدال ج ۲، ص ۵۳۶، تہذیب التہذیب ص ۴۶۳) نہایۃ السؤل فی رواۃ الستۃ الاصول بحوالہ تاریخ اہلحدیث ص ۷۰) داؤد غزنوی ص ۳۷۸) مولانا سیالکوٹی نے مکمل بحث کے بعد لکھا ہے خلاصۃ الکلام یہ کہ نعیم کی شخصیت ایسی نہیں کہ اسکی روایت کی بنا پر حضرت امام ابوحنیفہؒ جیسے بزرگ امام کے حق میں بدگوئی کریں جن کو حافظ شمس الدین ذہبی جیسے ناقد الرجال امام اعظمؒ کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔ حافظ ابن کثیر البدایہ میں آپکی نہایت تعریف کرتے ہیں آپ کے حق میں لکھتے ہیں احد الائمہ الاسلام والسادۃ الاعلام واحد ارکان العلماء واحد الائمۃ الاربعۃ اصحاب المذاہب المتبوعۃ الخ نیز امام یحیٰ بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آپ (ابوحنیفہ) ثقہ تھے اہل الصدق سے تھے کذب مہتم نہ تھے نیز عبداللہ بن داؤد الحزبیی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا لوگوں کو مناسب ہے کہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہؒ کے لئے دعا کیا کریں کیونکہ انہوں نے ان پر فقہ اور سنن نبویہ کو محفوظ رکھا۔ (البدایہ ص ۱۰۷، تاریخ اہلحدیث یہ شخص نعیم بن حماد گرفتار ہوا اور وہیں فوت ہوا فجّر با قیا دہ (ہتھکڑیوں سمیت) فالقی فی حضرۃ ولم یکفن ولم یصل علیہ فعل ذالک بہ صاحب۔ ابن داؤد (تاریخ بغداد ص ۳۱۴) دیکھیئے گستاخ امام، نماز جنازہ کفن اور قبر تک سے محروم رہا۔

(۱۲) عالم باعمل ،فاضل اکمل حضرت مولانا تجمّل حسین بہاریؒ لکھتے ہیں ۔ ایک غیر مقلد مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی مکہ مکرمہ گئے اور حضرت قبلۂ عالم مولانا سید شاہ محمد علی صاحب مونگیریؒ بھی وہیں تھے ۔مولانا محمد ابراہیم صاحب نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی مجلسِ خواب میں حاضری ہوئی اور مجلس مبارک میں امام اعظم ابوحنیفہؒ بھی تشریف فرما تھے ، جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلّم سے مجھے فرمایا کہ تم ان یعنی امام اعظم ابوحنیفہؒ سے بدظن ہو قصور معاف کراؤ۔ میں نے امام اعظم ابوحنیفہؒ قدموں پرگر کر معاف کرایا۔ (کمالات ص ۱۷)

(۱۳)_____ ایک غیر مقلد طالبعلم مدرسہ دیو بند میں پڑھتا تھا اس نے حضرت امام محمدؒ کی شان میں گستاخی کی اسپر اور طالبعلموں نے اسے پیٹ ڈالا اس واقعہ کی مولانا نذیر حسین سے شکایت بھی کی حضرت والا نے فرمایا کہ اس نے امام محمدؒ کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کئے تھے اس پر طلبہ کو غصّہ آگیا۔ یہ سن کر مولوی صاحب نے فرمایا کہ واقعی یہ اسکی بڑی بے جا حرکت تھی ۔ (داؤد غزنوی ص ۳۸۰)

(۱۴)_____ آرہ میں بیٹھے ہوئے ایک غیر مقلد نے دوران گفتگو حضرت ابن ہمامؒ کی کچھ تنقیص کی مولانا نذیر حسین صاحب نے اسے ڈانٹا کہ یہ بڑے لوگ تھے۔ ہمارا منہ نہیں انکے شان میں کچھ کہہ سکیں (داؤد غزنوی ص ۳۸۰)

الناس فی ابی حنیفة حاسد او جاهل یعنی حضرت امام ابوحنیفہؒ کے حق میں بری رائے رکھنے والے کچھ لوگ تو حاسد ہیں اور کچھ انکے مقام سے بے خبر ہیں ۔

(داؤد غزنوی ص ۳۷۸) ☆☆☆